

تربیت اطفال اور تعمیر شخصیت میں والدین اور گھر کا کردار سیرت نبوی کی روشنی میں

The role of parents and home in child training and personality development in the light of Prophet's biography

Dr.M.Nawaz

Assistant Professor, Department of Islamic studies

Superior University, Sargodha Campus

Email: mnawaziiiui@gmail.com

Muhammad Tahir

PhD Scholar, Department of Islamic Studies

Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan

Email: tahirchandr355@gmail.com

Dr.Hafiz.M.Mudassar Shafique

Email: Assistant Professor, Faculty of Social Sciences

Department of Islamic studies, Lahore Garrison University, Lahore

Email: drmudassar@lgu.edu.pk

Abstract

Children are a great blessing of Allah Almighty, whose education and training has been emphasized even spending on them has been declared as charity according to Sharia. It is this offspring that causes the recognition of a human being, so training is essential. They are the builders of tomorrow and the responsibility of the country and the nation is going to fall on them. This time it is our responsibility to persuade them to lift the great. It is the responsibility of the parents to guide them towards the right path from the beginning and set the destination. Parents are the original and the children are their branches, the biography of the original should be an example so that the children can imitate them. Try to explain from the actions and not from the sayings only so that you can connect with them. When the Prophet, peace and blessings of God be upon him, first presented his character to the people, everyone accepted it. Emphasis should be placed on the training of children to build their personality so that if they are silent but their character is louder than their silent.

Keywords: Child training, Personality development, Role of parents and home, Prophet's biography

معرفت الہی اور کائنات میں غور و فکر

والدین کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کیا ہے اس کو کیسے ماننا ہے اس کریم ذات کا ہم پر کیا حق ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا یا معاذ اور انہوں نے جواب دیا اور بار بار پوچھا اور معاذ رضی اللہ عنہ لبیک وسعدیک سے جواب دیتے رہے یہ بھی سکھانے کا ایک انداز تھا۔

فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا» قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا تُبَشِّرُهُمْ. فَيَتَكَلَّمُوا»¹

فرمایا بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھرائیں اور اللہ جو شرک نہیں کرتا اس کو عذاب نہیں دے گا

اور قرآن میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے انسان کو غور و فکر کی دعوت دی ہے جیسا کہ فرمایا

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا²

جس سے کائنات میں موجود ہر چیز کے بارے میں غور کرنا اور خالق کی صنایع کے تنوع کے بارے سوچنا کہ اس نے کس طرح چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ کیا کیا ہمیں نعمتیں دی ہیں۔ تو یہ سوچ بچوں کو پروان چڑھانے میں مدد کرنی چاہیے۔

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ³

پھر جو اس کو پانے کے لیے کوشش کرتا ہے تو اللہ اس کے راستے کھول دیتا ہے

اس لیے ضروری ہے کہ والدین بچوں کو توحید کی تعلیمات اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو بیان کریں تاکہ بڑے ہو کر بچوں مذہبی تعلیمات پر عمل کروانے میں کوئی دقت نہ ہو ورنہ آج کے اس لادینیت سے بھرپور معاشرے میں انسان کا مذہبی معاملات میں عمل کرنا کسی بھی طرح آسان نہیں ہے

اولاد کو سکول بھیجنا کافی نہیں۔

علم کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے جو انسان کے مرنے کے بعد بھی اس کو زندہ رکھتا ہے

يرفع الله الذين آمنوا منكم والذين اوتوا العلم درجات⁴

اللہ تعالیٰ ایمان اور علم والوں کے درجات بلند فرماتا

یہ علم کوئی معمولی چیز نہیں ہے بلکہ بلندی درجات کا سبب ہے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ، وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ"⁵

"جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کا کام بند ہو جاتا ہے سوائے تین کے: صدقہ جاریہ، علم جو اسے فائدہ پہنچاتا ہے، اور

نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتا ہے۔"

اس کے لیے ضروری ہے کہ ایسا ماحول تلاش کیا جائے جہاں پر بچوں کو ایسا علم مل سکے جو علم نافع ہو جو ایک چراغ کی مانند ہو تاکہ یہ سلسلہ رکنے نہ پائے۔

اولاد کے اندر چھپے خیالات اور صلاحیتیں اجاگر کرنا

انسان کی پہچان بولنے سے ہوتی ہے اور یہی چیز انسان کو ممتاز کرتی ہے انسان ایک حیوان ناطق ہے اور یہ قوت گویائی سے لوگوں کو مسحور کر سکتا ہے الفاظ کے اندر خاص کشش ہوتی ہے جو لوگوں کے خیالات کو تبدیل کر دیتی ہے اور لوگ گرویدہ ہو جاتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ⁶

بعض بیان جلد سماعتوں کو متاثر کرتے ہیں اور بعض حقیقت کے مطابق ہوتے ہیں

ان کو بولنے کی عادت ڈالنی یہ والدین کی ذمہ داریوں میں سے ایک ہے ان کو چھوٹے چھوٹے موضوعات دیں اس پر وہ بولیں اور لکھیں۔ ان کی عادت بھی بن جائے گی اور والدین کے لیے ان کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔ اللہ نے قلم میں بڑی برکت رکھی ہے اس کی اور جو کچھ یہ لکھتی ہے اس کی قسم کھائی ہے اور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو قلم اور کتابت کے ذریعے علم کو محفوظ کرنے کا حکم دیا ہے۔

اَكْتُبْ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا خَرَجَ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ⁷

لکھو! قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس سے حق و صداقت کے سوا کچھ نہیں نکلا ہے

ایک دوسری حدیث میں بھی اس کا ذکر آیا ہے

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: قَبِدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ⁸

علم کو کتاب تک محدود رکھیں

اس لیے والدین کو چاہیے کہ بچوں کو بولنے کے انداز اور لکھنے کی مہارت پر توجہ مبذول کروائیں کیونکہ الفاظ ایک اپنی خاص طاقت رکھتے ہیں چاہے ان کا بولنے سے تعلق ہو یا لکھائی کی شکل میں موجود ہوں کیونکہ بعض لوگ آپ کی تحریر سے مرعوب ہو رہے ہوتے ہیں جبکہ بعض آپ کی گفتار سے مطمئن ہو رہے ہوتے ہیں۔ اس لیے بچوں میں یہ دونوں فن کا ہونا ضروری ہے

حق و صداقت کا پیامبر ہونا

کامیابی کے بارے میں کافی کچھ کہا گیا ہے مگر والدین اور گھر سے ملنے والی اہم چیز جو اولاد کے لیے ایک ذریعہ بن سکتی ہے وہ صداقت / سچائی ہے

كونوا مع الصادقين⁹

سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ، فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدِّيقًا، وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا»¹⁰

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم صدق پر قائم رہو کیونکہ صدق نیکی کے راستے پر چلاتا ہے اور نیکی جنت کے راستے پر چلاتی ہے۔ انسان مسلسل سچ بولتا رہتا ہے اور کوشش سے سچ پر قائم رہتا ہے، حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ سے دور رہو کیونکہ جھوٹ کج روی کے راستے پر چلاتا ہے اور کج روی آگ کی طرف لے جاتی ہے، انسان مسلسل جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کا قصد کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسے جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

یہ بتانا کہ سچائی نیکی اور جنت کا جبکہ جھوٹ برائی اور آگ کا راستہ ہے اور وقت کے ساتھ انسان اس کے درمیان فرق بھی محسوس نہیں کر سکتا اور اپنی قیمتی زندگی تباہ کر دیتا ہے۔ اس سے اگلا مرحلہ یہ ہے کہ والدین بتانے کی بجائے کر دکھانے کا کام کریں تاکہ گھر کا ماحول جھوٹ سے نفرت کرنے والا ہو جائے۔

اچھا ادارہ کمال نہیں، کردار کمال ہے

والدین کی خواہش ہوتی ہے کہ بچے اچھے ادارے میں پڑھیں اس اچھے سے مراد وہاں کا ڈسپلن، وقت کی پابندی، کام کرنے کا جذبہ، انسانیت اور اسلام کو ترجیح حاصل ہونی چاہیے۔ تاکہ وہاں سے فراغت کے بعد انسان اپنے دین، اپنی روایات و اقدار کے ساتھ محبت کرنے والا ہو جیسا کہ اصحاب صفہ رہتے تو ایک چبوترے پر تھے مگر امت کی امامت کی ذمہ داری سنبھالنے کے اہل لوگ تھے انہی سے مبلغ اور معلم بنا کر بھیجے جاتے تھے اور آپ ﷺ ان کی تربیت اور کھانے کا خود اہتمام فرماتے تھے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أَنْاسًا فَقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامٌ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَإِنْ أَرْبَعٍ فَخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ¹¹

اصحاب صفہ نادار مسکین لوگ تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے گھر میں دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ تیسرے (کو اپنے ساتھ لیتا جائے۔ اور جس کے ہاں چار آدمیوں کا کھانا ہے تو وہ پانچویں یا چھٹے آدمی کو سائبان والوں میں سے اپنے ساتھ لے جائے۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ تین آدمی اپنے ساتھ لائے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر بھوک کی وجہ سے غشی طاری ہو جاتی مگر مقصد کردار کا کمال تھا تو خود فرماتے ہیں
فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِّي أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعْيَ
الْحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ¹²

’میں تین سال تک (ہمہ وقت) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا، میں نے اپنی عمر میں اپنے سے زیادہ حدیثوں کو یاد کرنے کا حریص اور کسی کو نہیں دیکھا۔

اداروں میں کردار سازی پر توجہ دینا ضروری ہے اور یہی کمال ہے اس لیے والدین اداروں کی سلیکشن کے موقع پر ان پہلوں کو بھی ذہن میں رکھیں کہ کون سا ادارہ معاشرتی اقدار اور مذہبی علوم کے ساتھ بھرپور ہے بد قسمتی سے اداروں میں جدید علوم کی بہتات اور فحاشی و عریانی کے معاملات اس قدر کثیر ہو چکے ہیں کہ ان میں اقدار اور معاشرت کے خدوخال نہ ہونے کے برابر ہیں جس کی بدولت انسان جب واپس معاشرے کا رخ کرتا ہے تو ادارے میں پڑھائے جانے والے علوم کا عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں پاتا جس کی بدولت اس کی شخصیت مسخ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور وہ معاشرے میں مثبت پہلو سے اپنا کردار ادا کرنے سے قاصر رہتا ہے۔

اپنی زندگی کے بارے سوچیں کیسی ہونی چاہیے

والدین کو اپنے بچوں کے اندر ایسا جذبہ پیدا کرنا چاہیے کہ وہ خود فیصلہ کریں کہ ہماری زندگی اس طرح ہونی چاہیے جس کی بنیاد اس پر ہو کہ نیکی کرنا آسان اور سکون کی دولت سے مالا مال ہو اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ یہ چیزیں دوسروں کو مہیا کر دیں اللہ آپ کے لیے بندوبست فرمادے گا

« الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ فَإِنَّ اللَّهَ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ »¹³
مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے (ظالموں کے) سپرد کرتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ جو کسی مسلمان سے اس کی ایک تکلیف دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس (کی) پردہ پوشی فرمائے گا

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَبَدِهِ¹⁴

مسلمان وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے دوسرے محفوظ رہیں۔

اس انداز میں تربیت کریں تاکہ فرمان رسول ﷺ سے رہنمائی ملتی رہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ دوسرے انسان آپ کی ہر طرح کے شر سے محفوظ ہوں۔ آپ کی بدولت معاشرے میں کوئی ایسا عمل جاری نہیں ہونا چاہیے جو معاشرتی اقدار کے منافی ہو۔

اپنے بچوں کو وقت دینا اور میاں بیوی کی ہم آہنگی ضروری ہے

گھر معاشرے کی اکائی کی آماجگاہ ہے اس سے محبت کا پیغام جانا چاہیے نہ کہ نفرت کے سوتے پھوٹیں اور یہ تب ممکن ہے جب میاں اور بیوی کے درمیان ہم آہنگی ہو کیونکہ بچے اس عمر میں دیکھ کر سیکھتے ہیں تو وہ کام کریں جس کی اگر نقل کریں تو پشیمانی نہ ہو بلکہ یہ کہ سکیں کہ یہ ہماری ہی تربیت ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو صدقہ کی کھجور کھاتے ہوئے دیکھا تو کہا یہ ہمارے لیے جائز نہیں ہے

أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، تَمَرَةً مِنْ تَمَرِ الصَّدَقَةِ، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «كَيْفَ كَيْفَ» لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ: «أَمَا شَعَرْتُ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ»¹⁵

حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے زکوٰۃ کی کھجوروں کے ڈھیر سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھی چھی! نکالو اسے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم لوگ صدقہ کا مال نہیں کھاتے۔

آپ ﷺ اپنے نواسوں یہاں تک کہ دوسرے بچوں کو بھی پیار فرماتے تھے اپنی نواسی امامہ کو مسجد لے جاتے اور جب سجدہ فرماتے تو اتار دیتے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نماز میں آپ پر سوار ہو جاتے تھے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ بچوں کو اپنے ساتھ بازار لے جائیں تاکہ وہاں کی بیرونی معاشرت سیکھنے کے قابل ہو سکیں، مساجد لے جائیں تاکہ نماز کے آداب اور مساجد کی اہمیت سے واقفیت حاصل ہو۔ انسان نہ صرف معاشرتی عوامل سے واقفیت لے بلکہ ان کا سوشل ہونا بھی ضروری ہے

تعلیم کے ساتھ تربیت پر زور دینا چاہیے

تعلیم کا تعلق کتاب، مدرسہ، ادارہ اور جامعہ سے ہوتا ہے جہاں پر مخصوص نصاب تعلیم پڑھایا جاتا ہے الفاظ کے گورکھ دھندے سے نکل کر عملی طور پر کچھ کر دکھانا تربیت کے مرہون منت ہے یہ سب تعلیم ہمارے کام سے نظر آئے جسکو علم کے ساتھ عمل سے تعبیر کیا جاتا ہے

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -: "تَعَلَّمُوا تَعَلَّمُوا، فَإِذَا عَلِمْتُمْ فَأَعْمَلُوا"¹⁶.

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علم سیکھو، علم سیکھو، اور جب علم حاصل کر لو تو عمل کرو۔
عن أبي هريرة أن رسول الله قال: مثل الذي يتعلم العلم ثم لا يحدث به كمثل الذي يكتز الكنز فلا ينفق منه¹⁷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جس نے علم سیکھا اور پھر اسے بیان نہ کیا، اس کی مثال اس شخص کی ہے جس نے خزانہ جمع کیا اور اس میں سے خرچ نہ کیا۔
وعن سهل بن عبد الله قال: "الْعِلْمُ كُلُّهُ دُنْيَا، وَالْآخِرَةُ مِنْهُ الْعَمَلُ بِهِ"¹⁸.
سہل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: علم دنیا کا ہے اور اس پر عمل کرنا آخرت کا ہے۔
عن عبد الله بن مسعود قال: تعلموا فمن علم فليعمل¹⁹.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: سیکھو، اور جس کو علم ہو وہ کام کرے۔
-يقول الزهري: لا يرضين الناس قول عالم لا يعمل ولا عامل لا يعلم²⁰.
الزہری کہتے ہیں: لوگ کام نہ کرنے والے عالم کے قول کو قبول نہیں کرتے اور نہ ہی علم والے کو۔
قال أبو الدرداء: لا تكون عالماً حتى تكون متعلماً، ولا تكون بالعلم عالماً حتى تكون به عاملاً²¹.
ابو درداء نے کہا: تم اس وقت تک عالم نہیں ہو جب تک تم تعلیم یافتہ نہ ہو اور تم اس وقت تک عالم نہیں ہو جب تک کہ تم اس پر عمل نہ کرو۔
علم کو دنیا سے تعبیر کرتے ہیں اور عمل کو آخرت کا خزانہ کہا گیا ہے۔

دین اسلام قول سے زیادہ عمل کے معاملات کو ترجیح دیتا ہے اس لیے صرف تبلیغ کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ بہت سے دنیاوی معاملات میں اپنا کردار ادا کرتے رہنا یہ بھی ضروری ہے ہمارے ہاں بہت سے مبلغ یہی طریقہ اپنائے ہوئے ہیں کہ تبلیغ ہی کو سب کچھ سمجھ لیا حالانکہ اسلام تو تربیت پر زور دیتا ہے جس کا تعلق عمل کے ساتھ ہے۔ آپ تبلیغ کریں لیکن ساتھ روزگار کے لیے کوئی عملی شکل بھی اختیار کی جائے کیونکہ ایسا انسان جو دوسروں کو رزق کمانے کی ترغیب دے اور خود مسجد میں بیٹھ کر اس عمل سے دور رہے اور اس کے بچے اس پہلو سے کی بدولت مشکلات برداشت کرتے رہیں تو اس کی بات کو معاشرہ قبول نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کی بات میں وزن ہو گا۔

لوگوں سے دعائیں لیں

انسان کا عمل صالح اس کے لیے بہت بڑا سرمایہ ہوتا ہے اس کے اندر کشش پائی جاتی ہے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اس میں چونکہ کوئی دنیاوی غرض نہیں ہوتی اس لیے اخلاص پر مبنی رشتہ ہوتا ہے جو پائیدار بھی ہوتا ہے اور دیرپا بھی۔ پھر انسان کو لوگوں سے دعا کے لیے کہنا نہیں پڑتا بلکہ خود دعا گو ہوتے ہیں والدین اور گھر جس میں بچے پروان

چڑھتے ہیں اس میں بچوں کو سکھانا چاہیے کہ عمل کی طاقت سے دعائیں لیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دعائیں دیں

ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نبی کریم نے اپنے قریب کیا عادی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي²²

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا: اے اللہ اسے علم سکھا دے۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ، فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ: مَنْ وَضَعَ هَذَا؟ فَأُخْبِرَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ²³.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ کے لیے وضو کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کس نے کیا؟ تو اسے اطلاع دی گئی اور اس نے کہا: اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

تاریخی مقامات اور قدرتی مناظر کی سیر

انسان کو اس کائنات میں تدبر و تفکر کی دعوت دی گئی ہے

جَاهِدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ²⁴

اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

محنت اور جہد مسلسل قوموں کی ترقی کا راز ہوتا ہے اس لیے تاریخی مقامات اور قدرتی مناظر، صحرا، دریا، پہاڑ وغیرہ کی سیر کرنا اور ان کی اہمیت سے آگاہ کرنا ضروری ہے تاکہ ان کے اندر شوق اور کچھ کر گزرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ وہ سوال کریں اور والدین ان کو جواب دیں اور ان کو ان چیزوں کی افادیت بتائیں کہ یہ سب ہمارے لیے بنایا گیا ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا²⁵

یہ سب کچھ ہمارے لیے بنایا گیا ہے مگر ہم اس کے حکم کے پابند ہیں۔

تخلیق کائنات کی جستجو اور اللہ کی پیداوار اور اس کے نظاروں سے لطف اندوز ہونا اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا، یہ تمام معاملات تبھی ممکن ہیں کہ والدین بچوں کی ایسے مقامات پر سیر و تفریح کے لیے لے کر جائے جن سے انسان کے اندر مندرجہ بالا پہلو پیدا ہو سکیں۔ تحقیق کی روش اسی صورت ممکن ہو سکتی ہے کیونکہ اللہ انسان کو تدبر اور تفکر کرنے کے احکامات جاری کرتا ہے۔

کتابوں کے بارے معلومات خصوصاً قرآن

اسلام کی سب سے پہلی وحی کا نزول اقراء کے ساتھ ہوا جس سے کتاب و قلم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے بچوں کو کتابوں کے بارے میں بتائیں، مختلف واقعات کے ذریعے سے مفہوم اخذ کرنے کا شوق دلائیں پھر ان کی عمر کے اعتبار سے کتابیں بتائیں جو ان کو نصیاتی و غیر نصیاتی سرگرمیوں میں مدد و معاون ثابت ہوں اور ان کو بتایا جائے ان کی سردار کتاب قرآن مجید ہے اس کی اہمیت، فضیلت اور آداب بتائے جائیں اور بتایا جائے اس کتاب میں سب کچھ ذکر کیا گیا ہے یہ انسان پر منحصر ہے کہ کتنا اس سے استفادہ کر سکتا ہے

ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین²⁶

خشک و تر کچھ بھی نہیں مگر کھلی کتاب میں موجود ہے

یہ خزانوں سے بھری کتاب ہے انسان اپنی وسعت کے مطابق اس سے استفادہ کرتا ہے اور یہ وسعت اس کے قریب ہونے سے بڑھتی ہے۔ قرآن اور باقی علوم سے متعلق کتب کا مطالعہ کرنے کی عادت ڈالی جائے بلکہ نثر کے ساتھ ساتھ عملی اقدامات کی طرف توجہ مبذول ہونی چاہیے تاکہ نہ صرف انسان کے علم میں اضافہ ہو بلکہ عملی طور پر بھی تحقیق اور فکر کے میدان میں آگے بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں۔

علم و وقت کے تقاضے کے مطابق سیکھنا ضروری ہے

اسلام ایک ایسا دین ہے جو ہر قوم اور ہر زمانے کو محیط ہے اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو دوسری زبانیں سیکھنے اور سکھانے کی ترغیب دی۔

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: "أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودَ، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَمَنْ يَهُودَ عَلَى كِتَابٍ، قَالَ: فَمَا مَرَّبِي بِصَفِّ شَهْرٍ، حَتَّى تَعَلَّمْتَهُ لَهُ، قَالَ: فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ، وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ"، قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، رَوَاهُ الْأَعْمَشُ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرِّيَانِيَّةَ²⁷."

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کے لیے یہودی کچھ تحریر سیکھ لوں، آپ نے فرمایا: "قسم اللہ کی! میں یہودی کی تحریر پر اعتماد و اطمینان نہیں کرتا"، چنانچہ ابھی آدھا مہینہ بھی نہیں گزرا تھا کہ میں نے آپ کے لیے اسے سیکھ لیا۔ کہتے ہیں: پھر جب میں نے سیکھ لیا اور آپ کو یہودیوں کے

پاس کچھ لکھ کر بھیجنا ہوا تو میں نے لکھ کر ان کے پاس بھیج دیا، اور جب یہودیوں نے کوئی چیز لکھ کر آپ کے پاس بھیجی تو میں نے ان کی کتاب (تحریر) پڑھ کر آپ کو سنادی۔

آج کے دور میں مختلف علوم رائج ہیں جن کی اپنی زبانیں (terms) ہیں ان کے سیکھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور یہ علوم مختلف ممالک کی ایجاد ہیں جن کی زبانیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو ان کو سیکھنے کی تلقین آپ ﷺ نے خود فرمائی ہے۔ لہذا ترقی کی لیے جدید علوم کا جاننا ضروری ہے۔

خاندان کی معاونت اور کسب کی تلاش

اولاد کی تربیت میں اس پہلو پر بھی خاص توجہ دینی چاہیے کہ خاندان کے کام کاج میں حصہ لیں تاکہ ان کی نگرانی میں سیکھنے کا موقع ملے اور ان کے تجربات اور تعلقات سے فائدہ اٹھائے اس طرح خود کفیل ہونے کا موقع ملتا ہے والدین کو بھی چاہئے کہ اپنی اولاد کو یہ چیزیں سکھائیں۔

حضرت عبدالمطلب اپنے پوتے نبی کریم کو اپنے پاس بٹھاتے تھے تاکہ عرب روایات سے سیکھیں۔ اور آپ ﷺ چھوٹے تھے تو اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتے تھے اس کی اپنی حکمت تھی جیسے کہ حدیث میں آتا ہے

قال: "ما بعث الله نبيا إلا رعى الغنم، فقال أصحابه: وانت؟ فقال: نعم، كنت أراها على قراريط لأهل مكة"²⁸۔

ہم سے احمد بن محمد بن علی نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے عمرو بن یحییٰ نے بیان کیا، ان سے ان کے دادا سعید بن عمرو نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے پوچھا کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا کہ ہاں! کبھی میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط کی تنخواہ پر چرایا کرتا تھا۔

اس سے پتا چلتا ہے کہ رزق حلال کے لیے کوئی کام کرنا عار نہیں بلکہ سعادت کی بات ہے الیس هذا خير لك من ان تسأل الناس أعطوك أو منعوك اس سے معاملات کرنا سیکھا جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پندرہ سال تھی جب جنگ فجار میں شریک ہوئے اس کی دواہم شقیں تھیں ایک ہر مظلوم کی حمایت کرنا اور دوسرا مکہ میں کسی ظالم کا ظلم برداشت نہیں کیا جائے گا

وَشَهِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَيَّامِهِمْ. أَخْرَجَهُ أَعْمَامُهُ مَعَهُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كُنْتُ أَنْبِلُ عَلَى أَعْمَامِي» أَيُّ أَرْدُ عَلَيْهِمْ نَبْلَ عَدُوِّهِمْ إِذَا رَمَوْهُمْ بِهَا.²⁹

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کچھ ایام دیکھے۔ اس کے چچا اسے اپنے ساتھ باہر لے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اپنے ماموں کے ساتھ شرافت ظاہر کرتا تھا یعنی اگر وہ گولی ماریں تو میں ان کے دشمن کی شرافت انہیں واپس کر دوں گا۔

ان کے ساتھ والدین کو چاہیے کہ اس منہج پر اولاد کی تربیت کریں اس سے ترقی یافتہ معاشرے تشکیل پاتے ہیں۔ اس سے بچوں میں ہنر سیکھنے کی تربیت بھی ممکن ہے اور اسی طرح سے جنگی معاملات جن کا مقصد اپنی حفاظت کرنا مقصود ہو ایسے معاملات کو سیکھنا بھی ضروری امر ہے یہ سب اس وقت ممکن ہے جب والدین اپنے بچوں کو گھر فارغ بھٹنے کی بجائے کھیل کود کے ساتھ اپنی کاروباری مصروفیت میں بھی شامل رکھیں تاکہ ان کو بھی ان پہلوؤں سے آشنائی ممکن ہو سکے۔

حضرت عبدالمطلب اپنے پوتے کو ساتھ بٹھاتے تھے

اپنی اولاد کو شجاعت، بہادری، قرآن، حدیث اور معتبر شخصیات کے واقعات سنائے جائیں اور ان سے نصیحت لی جائے جیسا کہ آپ ﷺ کے دادا جان آپ ﷺ کو اپنی مسند پر ساتھ بٹھاتے تھے آپ ﷺ کو ساتھ کھلاتے تھے اور آپ کی تربیت کرتے تھے

فَكَانَ يُوَضِّعُ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِرَاشًا فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَكَانَ بَنُوهُ يَجْلِسُونَ حَوْلَ فِرَاشِهِ ذَلِكَ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْهِ، لَا يَجْلِسُ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ بَنِيهِ إِلَّا لَهُ. قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي وَهُوَ غُلَامٌ جَفْرًا حَتَّى يَجْلِسَ عَلَيْهِ، فَيَأْخُذُهُ أَعْمَامُهُ لِيُؤَخِّرُوهُ عَنْهُ، فَيَقُولُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ: إِذَا رَأَى ذَلِكَ مِنْهُمْ: دَعُوا ابْنِي فَوَاللَّهِ إِنَّ لَهُ لَشَأْنًا.³⁰

کعبہ کے سائے میں عبدالمطلب کے لیے ایک بستر رکھا گیا تھا اور ان کے بیٹے اس بستر کے ارد گرد بیٹھتے تھے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس چلے جاتے تھے اور اس پر کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔ انہوں نے کہا: پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تھے جب کہ وہ ایک بے قاعدہ لڑکا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹھتے تھے، اور آپ کے چچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے تاخیر کرنے کے لیے لے جاتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے کہ عبد اللہ۔ مطلب: اگر وہ ان کے درمیان یہ دیکھے: میرے بیٹے کو چھوڑ دو، خدا کی قسم، اس کا معاملہ سنگین ہے۔

جب خاندان ایک ساتھ رہتے تھے تو بڑے، چھوٹے بچوں کو قرآنی واقعات اپنے اسلاف کے قصے سنایا کرتے تھے جس سے بچوں کی زبان، انداز تکلم بہتر ہوتا تھا اور یہ روایت عرب کے ہاں سے چلی آرہی ہے اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ والدین کی موجودگی کی بدولت بچے اپنے خاندان کی روایات اور رسم و رواج کی کہاوٹیں سن کر ان کو اپنے اندر

بھی ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ دور حاضر میں ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ اب والدین پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس کی کوپورا کریں۔

دوستی کا معیار محبت الہی

ہر وقت بچے گھر میں والدین کی نظروں کے سامنے نہیں رہتے ان کو گھر سے نکلنا پڑتا ہے تو یہ والدین اور گھر کے ماحول کا اثر ہو کہ وہ اچھے دوست بنائیں جو نیکی میں ان کے معاون بنیں اور برائی کے قلع قمع کے ساتھ دیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ³¹

حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- أَنَّهُ قَالَ « مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ ».³²

ہم سے ممل بن الفضل نے بیان کیا، کہا ہم سے محمد بن شعیب بن شبور نے بیان کیا، ان سے یحییٰ بن حارث نے، وہ القاسم سے، ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اللہ کے لیے بغض رکھا اور اللہ کے لیے دیا اور اللہ کے لیے روک دیا اس نے ایمان مکمل کر لیا۔

اس سے نیکی اور بدی کی پہچان پیدا ہوگی جو والدین کے لیے صدقہ جاریہ بن جاتی ہے پھر یہ دنیا چھوڑ کر چلے جاتے ہیں مگر ان کا نام اس شکل میں باقی رہتا ہے اور دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ان کو کھلا چھوڑ دیا جائے وہ جو مرضی آئے کریں اور والدین کے لیے ذلت و رسوائی کا سبب بن جائیں

جسمانی صحت کا اہتمام

اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی ضروریات کو پورا کرنے کے اسے راستے بتا دیے اس کی دو قسم کی ضروریات ہیں روحانی اور جسمانی، روحانی ضروریات نیکی کی شکل پوری ہوتی ہیں اور انسان نیکی کر کے خوش محسوس کرتا۔ دوسری ضروریات جسمانی ہیں جس میں اس کھانا پینا ہے مگر کھانے پینے کا بھی طریقہ بتایا گیا ہے کہ اعتدال کا لحاظ رکھیں اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يَقُولُ: «مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وَعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ، حَسْبُ الْآدَمِيِّ، لُقِيمَاتُ يُقْمِنُ صُلْبَهُ، فَإِنْ غَلَبَتِ الْآدَمِيَّ نَفْسُهُ، فَتُلُتْ لِلطَّعَامِ، وَتُلُتْ لِلشَّرَابِ، وَتُلُتْ لِلنَّفْسِ»³³

وہ کہتا ہے: "کوئی انسان اپنے پیٹ سے بدتر برتن نہیں بھرتا، ایک تہائی کھانے کے لیے ہے، اور ایک تہائی برائی کے لیے ہے۔" ایک باپ، اور تیسرا روح کے لیے۔

فَإِنَّ لِّجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِّعَيْنِكَ عَلَيْكَ³⁴

آپ کے جسم کا آپ پر حق ہے اور آپ کی آنکھوں کا آپ پر حق ہے۔

اپنے جسم کو بھی اس کا حق دینا چاہیے کیونکہ صحت بہت بڑی نعمت ہے اس کے بارے میں فرمایا
اغتنم خمسا قبل خمس شبابك قبل هرمك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل فقرك وفراغك
قبل شغلك وحياتك قبل موتك³⁵

پانچ چیزوں سے پانچ سے پہلے فائدہ اٹھاؤ: اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی دولت کو اپنی
غربت سے پہلے، اپنی فراغت کو کام سے پہلے، اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

أخبرناه الإمام أبو عثمان أنا الشيخ أبو علي زاهر عن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال: «نِعْمَتَانِ مَغْبُوتَانِ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ: الصَّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ»³⁶.
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دو نعمتیں ہیں جن میں اکثر لوگ خسارے
اور گھٹائے میں ہیں: صحت اور فراغت“

والدین کی ذمہ داری ہے بچوں کی صحت کا خیال رکھیں تاکہ اچھی صحت کے ساتھ اچھی عقل پروان چڑھ سکے کیونکہ
اچھی صحت ہی اچھے دماغ پیدا کرتی ہے

آپ کا کردار بچے کا مستقبل

والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو صراطِ مستقیم پر چلنے کیلئے وقتاً فوقتاً تنبیہ کرتے رہیں اور آہستہ آہستہ
سیکھاتے رہیں کیونکہ ایک ساتھ کسی کو نہیں سکھایا جاسکتا بلکہ تدریجاً ہونا چاہیے جیسے شراب کا حکم تدریجاً نماز کا حکم
تدریجاً تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: علموا أولادكم الصلاة
إذا بلغوا سبعا واضربوهم عليها إذا بلغوا عشرة وفرقوا بينهم في المضاجع.³⁷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کو
نماز پڑھنا سکھاؤ جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور انہیں مارو، جب وہ دس سال کی عمر کو پہنچ جائیں اور انہیں بستروں
میں الگ کر دیں۔

جب وہ چھوٹے ہوں تو ان کو مسجد، نماز کا شوق دلائیں پھر سات کی عمر میں کبھی پڑھا، کبھی چھوڑ دیا تین سال تک یہ تربیت کریں ان کی نماز، پڑھنے کا طریقہ، آداب، طہارت کے بارے میں جانکاری ہو جائے گی پھر دس سال کی عمر میں ان پر تھوڑی سی سختی کریں تاکہ سن شعور تک پہنچنے تک وہ نماز کے فرائض، واجبات، سنن و آداب کو اچھی طرح سیکھ لیں اور جب نماز فرض ہو جائے تو اس کے ظاہری اور باطنی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے ادا کریں پھر جا کر نماز کے ثمرات حاصل ہوتے ہیں اور پھر یہ نماز انسان کو فحش اور برائی والے کاموں سے بچاتی ہے

اولاد کو تین چیزیں ضرور سکھائیں

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَدَّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى خِصَالٍ ثَلَاثٍ : عَلَى حُبِّ نَبِيِّكُمْ ، وَحُبِّ أَهْلِ بَيْتِهِ ، وَعَلَى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ ، فَإِنَّ حَمَلَةَ الْقُرْآنِ فِي ظِلِّ اللَّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ مَعَ أَنْبِيَائِهِ وَأَصْفِيَائِهِ.³⁸

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی اولاد کو تین خصلتوں میں تربیت دو: اپنے نبی سے محبت کرنا، ان کی آل سے محبت کرنا، اور قرآن پڑھنا، قرآن کے حاملین کے لیے۔ اللہ کے سائے میں اس دن دیکھے گا جب اس کا سایہ اس کے انبیاء اور پاکیزہ لوگوں کے ساتھ نہ ہو گا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اہل بیت کرام سے کس قدر محبت فرماتے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اس بات کی تعلیم ارشاد فرما رہے ہیں کہ تم تو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرتے ہی ہو اپنی آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی میری اور میرے اہل بیت کی محبت پیدا کرو تاکہ ان کا شمار بھی نجات یافتہ لوگوں میں ہو۔ ایک اور مقام پر تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اہل بیت کرام کی محبت کو ایمان کامل کے لیے شرط قرار دیا۔ چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم: کوئی بندہ مومن کامل نہیں ہوتا یہاں تک کہ میں اسے اس کی جان سے زیادہ پیارا نہ ہوں اور میری اولاد اس کو اپنی جان سے زیادہ پیاری نہ ہو اور میرے اہل ان کو اپنے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہوں اور میری ذات اس کو اپنی ذات سے زیادہ پیاری نہ ہو۔ مومن کامل بننے اور اخروی نجات پانے کے لیے اہل بیت کرام کی محبت بہت ضروری ہے۔ اہل بیت کی محبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہے، اہل بیت کی محبت اللہ عز و جل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رضا پانے کا سبب ہے، اہل بیت کی محبت ایمان کامل کی نشانی ہے، اہل بیت کی محبت دونوں جہاں کی کامیابی پانے کا سبب ہے۔

مقصد حیات واضح کرنا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو بے مقصد پیدا نہیں کیا بلکہ اس کا مقصد ہے جو اس کے دن و رات کو محیط ہے اسی مقصد کے تحت ہم اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونگے اور اللہ پھر جزا و سزا کا فیصلہ فرمائے گا

أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ³⁹

تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں اور جگہ پہ ارشاد فرمایا
الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا وَهُوَ الْعَزِيزُ الْغَفُورُ⁴⁰

اس میں بھی ارشاد فرمایا کہ زندگی اور موت کو پیدا کرنے کا مقصد بھی یہ تھا کہ تم میں سے کون اچھا عمل کرتا ہے۔
تو ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ ہم اپنے بنانے والے کو پہچانیں اور اس کے احسان مند ہوں اس کی عبادت کریں اپنے آپ کو اس کے سامنے جھکا دیں اس کے قوانین کی پیروی کریں جو اس نے ہمیں دیے ہیں۔ مختصر الفاظ میں اس کا مطلب عبادت ہے جو ہماری زندگی کا مقصد ہے اور اس عبادت کو کرنے کے لیے ہم کیا کریں گے، ہم کھائیں گے، پیئیں گے، کپڑے پہنیں گے، کام کریں گے یہ سب تو لازمی ہے ہی، ہم کو پیدا کیوں کیا تو جواب آتا ہے عبادت کے لیے، یہ ہماری زندگی کا مقصد ہونا چاہیے میرا وجدان کہتا کوئی بھی انسان جو کچھ علم رکھتا ہے اس مقصد سے متفق ہوگا۔
کچھ اور مقاصد بھی ہو سکتے ہیں مگر انسان اور اللہ کے درمیان ایک خاص تعلق ہے وہی ہمارا مقصد حیات ہے۔ یہ پیغام اولاد کو اس کے والدین اور گھر سے جانا چاہیے۔

نتائج بحث:

- ۱۔ والدین بچوں کو توحید کی تعلیمات اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو بیان کریں تاکہ بڑے ہو کر بچوں میں مذہبی تعلیمات پر عمل کروانے میں کوئی دقت نہ ہو ورنہ آج کے اس لادینیت سے بھرپور معاشرے میں انسان کا مذہبی معاملات میں عمل کرنا کسی بھی طرح آسان نہیں ہے
- ۲۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو بولنے کے انداز اور لکھنے کی مہارت کی طرف توجہ مبذول کروائیں کیونکہ الفاظ ایک اپنی خاص طاقت رکھتے ہیں، چاہے ان کا بولنے سے تعلق ہو یا الفاظ لکھائی کی شکل میں موجود ہوں۔
- ۳۔ بچوں کو اس بات کا ادراک دینا بھی والدین کی ذمہ داری میں شامل ہے کہ جب علوم میں کسی بھی فیلڈ کا انتخاب کریں تو وہ اس قابل ہوں کہ کون سا علم ان کے لیے نفع بخش ہے اور کون سا نقصان دہ۔ جس علم کو بھی سیکھیں لیکن دین کی بنیادی اوامروں سے خوب واقفیت ہونی چاہیے۔

- ۴۔ والدین اداروں کی سلیکشن کے موقع پر ان پہلوں کو بھی ذہن میں رکھیں کہ کون سا ادارہ معاشرتی اقدار اور مذہبی علوم کے ساتھ بھرپور ہے تاکہ بچے اپنی روایات اور اسلامی اقدار کو آسانی سے قبول کر پائیں
- ۵۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو اپنے ساتھ بازار لے جائیں تاکہ وہاں کی بیرونی معاشرت سیکھنے کے قابل ہو سکیں، مساجد لے جائیں تاکہ نماز کے آداب اور مساجد کی اہمیت سے واقفیت حاصل ہو
- ۶۔ آج کے دور میں مختلف علوم رائج ہیں جن کی اپنی زبانیں (terms) ہیں ان کے سیکھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے اور یہ علوم مختلف ممالک کی ایجاد ہیں جن کی زبانیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں تو ان کو سیکھنے کی تلقین آپ ﷺ نے خود فرمائی ہے۔ لہذا ترقی کی لیے جدید علوم کا جاننا ضروری ہے
- ۷۔ دین اسلام قول سے زیادہ عمل کے معاملات کو ترجیح دیتا ہے اس لیے کچھ والدین کو سوچنا ہو گا کہ صرف تبلیغ کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ بہت سے دنیاوی معاملات میں اپنا کردار ادا کرتے رہنا بھی ضروری ہے تاکہ آپ کے بچے آپ کو دیکھتے ہوئے زندگی کے عملی اقدام میں بہت کردار ادا کر سکیں۔
- ۸۔ والدین بچوں کو ایسے مقامات پر سیر و تفریح کے لیے لے کر جائے جن سے انسان کے اندر تحقیق اور جستجو کے پہلو پیدا ہو سکیں اور اللہ کی نعمتوں سے بھرپور دنیا کو دیکھ کر نہ صرف اس کا شکر ادا کریں بلکہ ان نعمتوں کے پیدا کرنے والے پر ان کا یقین بھی محکم ہو سکے۔

سفارشات

1. والدین کو اولاد، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نعمت تسلیم کرنی چاہیے
2. والدین کو چاہیے اولاد کے اپنے فرائض کو پہچانیں .
3. اولاد کو چاہیے کہ والدین کے حقوق کے بارے میں سیرت رسول کا مطالعہ کریں .
4. تعلیمی اداروں میں والدین اور اولاد کے حقوق پر اسپیشل مضامین پڑھائے جائیں .
5. قرآن میں اولاد کی نصیحت کے بارے میں مذکور واقعات سے استفادہ کیا جائے جیسے لقمن علیہ السلام کا اپنے بیٹے کو نصیحت کرنا .
6. گھروں میں دوستانہ ماحول پیدا کیا جائے تک گفت و شنید ہوتی رہے .

حوالہ جات

- ¹ البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری، أبو عبد اللہ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وآیہ، الناشر: دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى 1422ھ-جز4، ص29، حدیث 2856
- ² سورة محمد: 24
- ³ سورة العنکبوت: 69
- ⁴ سورة المجادلة: 11
- ⁵ الترمذی، محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی (المتوفی: 279ھ-) سنن الترمذی الناشر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبي- مصر، الطبعة: الثانية، 1395ھ-1975م، جز3، ص652، حدیث 1376
- ⁶ الترمذی، محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی (المتوفی: 279ھ-) سنن الترمذی الناشر: شرکة مکتبة ومطبعة مصطفی البابی الحلبي- مصر، الطبعة: الثانية، 1395ھ-1975م، جز4، ص376، حدیث 2028
- ⁷ الحاکم، أبو عبد اللہ الحاکم محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن الحکم الضبی الطهمانی النیسابوری المعروف بابن البیج (المتوفی: 405ھ-) المستدرک علی الصحیحین، تحقیق: مصطفی عبد القادر عطا الناشر: دار الکتب العلمیة- بیروت، الطبعة: الأولى، 1411-1990، جز8، ص29، حدیث 2856
- ⁸ الحاکم، المستدرک علی الصحیحین، جز8، ص29، حدیث 2856
- ⁹ التوبة: 119
- ¹⁰ مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشیری النیسابوری (المتوفی: 261ھ-)، المسند الصحیح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، المحقق: محمد فؤاد عبد الباقي، الناشر: دار إحياء التراث العربی- بیروت، جز4، ص2013، حدیث 2607
- ¹¹ البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری، أبو عبد اللہ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وآیہ، الناشر: دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى 1422ھ-جز1، ص124، حدیث 602
- ¹² البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری، جز4، ص196، حدیث 3591
- ¹³ أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني، سنن أبي داود الناشر: دار الکتب العربی- بیروت، وزارة الأوقاف المصریة وأشاروا إلى جمعية المکنز الإسلامی، جز4، ص429، حدیث 4895
- ¹⁴ البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری، أبو عبد اللہ، الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسننہ وآیہ، الناشر: دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى 1422ھ-جز1، ص11، حدیث 2028

- ¹⁵ البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری، جز 2، ص 127، حدیث 1491
- ¹⁶ أبو بکر بن أبی شیبۃ، عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان بن خواستی العبسی (المتوفی: 235ھ)، الکتاب المصنف فی الأحادیث والآثار، الناشر: مکتبۃ الرشد - الرياض، الطبعة: الأولى، 1409، جز 7، ص 105، حدیث 34547
- ¹⁷ الطبرانی، أبو القاسم سلیمان بن أحمد الطبرانی، المعجم الأوسط، الناشر: دار الحرمین - القاهرة، 1415، جز 17، ص 213، حدیث 689
- ¹⁸ الخطیب البغدادی، الإمام الحافظ العلایة المفقی الناقد محدث زمانه؛ أبو بکر الخطیب البغدادی (ت: 463ھ) اقتضاء العلم العمل "الناشر: المکتب الاسلامی بیروت، الطبعة الخامسة ص 28
- ¹⁹ اقتضاء العلم العمل "ص 24
- ²⁰ اقتضاء العلم العمل "ص 25
- ²¹ اقتضاء العلم العمل "ص 26
- ²² البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری، جز 5، ص 27، حدیث 3756
- ²³ البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری، جز 1، ص 41، حدیث 143
- ²⁴ العنکبوت: 69
- ²⁵ البقرة: 29
- ²⁶ الأنعام: 59
- ²⁷ الترمذی، محمد بن عیسی بن سورة بن موسی بن الضحاک، الترمذی، أبو عیسی (المتوفی: 279ھ) الجامع الكبير - سنن الترمذی للمحقق: بشار عواد معروف الناشر: دار الغرب الاسلامی - بیروت جز 4، ص 365، حدیث 2715
- ²⁸ البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری، جز 3، ص 88، حدیث 2262
- ²⁹ ابن کثیر أبو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ) لبدایة والنهاية الناشر: دار الفکر، عام النشر: 1407ھ - 1986م، جز 2، ص 290،
- ³⁰ ابن کثیر، أبو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی الدمشقی (المتوفی: 774ھ) السيرة النبوية (من البدایة والنهاية لابن کثیر، الناشر: دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزیع بیروت - لبنان عام النشر: 1395ھ - 1976م، جز 1، ص 240،
- ³¹ المائدة: 2
- ³² أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني سنن أبي داود الناشر: دار الکتاب العربی - بیروت وزارة الأوقاف المصرية جز 4، ص 354، حدیث 4683

- ³³ ابن ماجہ أبو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، و ما جة اسم آبیہ یزید (المتوفی: 273ھ) سنن ابن ماجہ الناشر: دار احیاء الکتب العربیة - فیصل عیسی البابی الحلبي، جز 2، ص 1111، حدیث 3349
- ³⁴ البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرة البخاری، جز 3، ص 39، حدیث 1975
- ³⁵ البیہقی أبو بکر أحمد بن الحسن البیہقی شعب الایمان - البیہقی]
- الناشر: دار الکتب العلمیة - بیروت الطبعة الأولى، 1417ھ، ص 263، حدیث 10250
- ³⁶ البخاری، محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرة البخاری، جز 8، ص 88، حدیث 6412
- ³⁷ البزار أبو بکر أحمد بن عمرو بن عبد القلق بن خلاد بن عبید اللہ العتقی المعروف بالبزار (المتوفی: 292ھ): مسند البزار المنشور باسم البحر الزخار الناشر: مکتبة العلوم والحکم - المدینة المنورة الطبعة: الأولى، (بدأت 1988 م، وانتهت 2009 م جز 17، ص 189، حدیث 9823
- ³⁸ البوصیری أحمد بن أبي بکر بن اسماعیل البوصیری إتحاف الخیرة المهررة بزوائد المسانید العشرة جز 8، ص 185
- ³⁹ المؤمنون: 116
- ⁴⁰ الملک: 2